اسلام کا بول بالا ہونا چاہیے

طیبہ ضیاء چیمہ، نیو یارک

وزیر اعظم پاکستان فرماتے ہیں کہ: ''ناموس رسالت'' سمیت تمام قوانین پر عملدر آمد ہونا چاہیے۔ مذہب کا ریاست سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اقلیتوں میں سے بھی صدر، وزیر اعظم اور چیف جسٹس ہونا چاہئے۔'' وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا، مگر وزارتِ عظمیٰ نے انہیں چکرادیا ہے۔ کرپشن، جھوٹ، تکبر اور بے وزن بیانات اور خطابات نے ان کی ساکھ کو نہ صرف نقصان پہنچایا ہے بلکہ ان کے بزرگوں کو بھی شرمندہ کیا ہے۔ اسلامی مملکت کے نام نہاد مسلمان وزیر اعظم ایک طرف ناموس رسالت کے قانون پر عملدر آمد کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف غیر مسلم کو صدر، وزیر اعظم اور چیف جسٹس بنانے کی تجویز دیتے ہیں۔ امریکا کے آئین میں بھی مذہب ریاست سے الگ ہے مگر دنیا کی اس آزاد ترین، خود مختار اور سب سے بڑی جمہوری ریاست میں بھی مذہب کو ریاست سے الگ نہ کیا جاسکا۔ امریکا میں تمام مذاہب کے لوگ آباد ہیں مگر عیسائی مذہب کے ماننے والوں کی اکثریت ہے، لہٰذا وہائٹ ہاؤس میں جانے کے لئے عیسائی ہونا لازمی ہے۔ غیر مسیحی امریکا کا صدر نہیں بن سکتا بلکہ ملک کے دیگر حساس اور اعلیٰ عہدوں پر بھی عیسائیوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ یوسف رضا گیلانی کا اقلیتوں کے ساتھ پیار محبت کا ''ڈرامہ'' اپنی جگہ مگر سیاست کے لئے اس حد تک چلے جانا کہ پاکستان ایسی مسلم ریاست میں کسی غیر مسلم کو ہیڈ آف اسٹیٹ بنانے کی تجویز دینا سراسر منافقت اور جہالت ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، جس کو پاکستان بننے پر اعتراض ہے وہ بھارت چلا جائے اور جس کو خود پر غیر مسلم مسلط کرنے کی آرزو ہے وہ غیرت سے ڈوب مرے۔ پاکستان میں ۹۷ فیصد مسلمان ہیں جبکہ ۳ فیصد غیر مسلم آباد ہیں۔ غیر مسلموں کے حقوق کا احترام کرنا دین اسلام نے سکھایا ہے۔ اسلام کا کسی مذہب کے ساتھ موزانہ نہیں۔ دہشت گردی، بدعنوانی، غنڈہ گردی کا کسی مخصوص مذہب سے تعلق نہیں مگر پاکستان میں دہشت گردی لانے والے غیر مسلم ہیں۔ مسلمانوں کی مقدس کتاب کو بھی نذر آتش کرنے والے غیر مسلم ہیں۔ پاکستان ایک پُر امن ملک تھا، اسے غیر محفوظ بنانے والے دشمنانِ اسلام ہیں۔ پاکستان میں ہر مذہب کے لوگوں کا احترام کیا جاتا ہے، جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے تو اس ملک میں سب سے زیادہ مسلمان نوالۂ اجل بن رہے ہیں۔ گولی پر کسی کا مذہب نہیں لکھا ہوتا، ظلم کا نشانہ بلا امتیاز ہوتا ہے۔ گرجا گھروں میں دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں تو مساجد اور درگاہیں بھی محفوظ نہیں۔ قیامِ پاکستان کے مقاصد کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے لئے جدوجہد کا مقصد مسلمانوں کے لئے ایک الگ آزاد ریاست کا حصول تھا۔ ایک ایسی سرزمین جس میں مسلمان اسلام کے احکام کے مطابق حکومت قائم کرسکیں۔ اپنے مذہب پر عمل کرسکیں۔ ہر انسان کو خواہش ہوتی ہے کہ

اس کا اپنا گھر ہو جس میں وہ اپنی مرضی سے زندگی گزار سکے۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں ایک گھر دیا۔ اس گھر کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے بزرگوں کو بہت بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔ لاکھوں گھر اجڑ گئے، ہزاروں بیٹیاں بے آبرو ہوگئیں، بے حساب جانیں گئیں، خون کی ندیاں بہادی گئیں، جسم ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے، پھر کہیں جا کر ایک گھر بنا اور اب بنا بنایا گھر پھر انہی لوگوں کے سپرد کردیں، جن سے آزادی حاصل کی تھی؟ تکبر نے وزیراعظم کو باؤلا بنادیا ہے۔ وہ ایک اسلامی ریاست کو غیر مسلموں کے حوالے کرنا چاہتے ہیں؟ وزیر اعظم کسی غیر مسلم کو ہیڈ آف اسٹیٹ بنانے کی تجویز دینے سے پہلے قبروں مین دفن اپنے بزرگوں سے مشورہ کرلیتے کہ آئینِ پاکستان کی دفعہ (۲) ۴۱ کے تحت کوئی غیر مسلم صدر کا انتخاب لڑنے کا اہل ہی نہیں۔ پاکستان کے مقدر میں زرداری اور یوسف رضا گیلانی لکھ دیئے گئے ہیں تو تقدیر بدلی نہیں جاسکتی، لیکن حکمران پاکستان کا مذہب تبدیل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ہوسکے تو خود کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔ موصوف کی سوچ کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے قرآن واحادیث اور علامہ اقبالؒ کی سوچ فکر سے لاتعداد حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں۔ مگر کم عقلوں کے سامنے دین وحکمت کی بات کرنا وقت کا ضیاع ہے۔ موصوف کی تجویز کا جواب علامہ اقبالؒ کے اس شعر میں مل جائے گا:

یا شرع مسلمانی یا دیر کی دربانی
یا نعرۂ مستانہ، کعبہ ہو کہ بُت خانہ

گیلانی صاحب کو ایک راستہ اختیار کرنا چاہئے، سیّد زادے بھی بنتے ہیں اور سیّدوں کی قربانیوں کا مذاق بھی اڑاتے ہیں۔ پاکستان میں اگر غیر مسلموں کو مسائل درپیش ہیں تو مسلمانوں کو بھی غیر مسلم ممالک میں لاتعداد مسائل کا سامنا ہے۔ اللہ کے اولیاء کا دل سمندر کی طرح ہوتا ہے۔ ہر مذہب اور نسل کے لوگوں کو اپنے علم سے سیراب کرتے ہیں مگر اپنا مذہب تبدیل نہیں کرتے اور نہ ہی کسی غیر مسلم یا غیر شرعی حکومت کی حاکمیت قبول کرتے ہیں مگر گیلانیوں کا یہ پُتر گمراہ ہوگیا ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اس میں دو رائے نہیں ہیں، اس حقیقت پر سب متفق ہیں کہ پاکستان مسلمانوں کے لئے بنا تھا پس اس کا ہیڈ آف اسٹیٹ غیر مسلم کیونکر ہوسکتا ہے؟ غیر مسلموں کے حقوق کا احترام اور غیر مسلم کو ہیڈ آف اسٹیٹ بنانا، دو مختلف باتیں ہیں۔ پاکستان ناچ گانے، کنجر خانے یا غیر مسلموں کی حاکمیت کے لئے حاصل نہیں کیا گیا تھا۔ مدینہ منورہ میں بھی تمام مذاہب کے لوگ آباد تھے مگر خلیفہ ہمیشہ مسلمان ہوتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقلیتوں کے حقوق کا احترام سکھایا مگر کسی غیر مسلم کو مدینہ کا حاکم نہیں بنایا۔ ''مذہب کا ریاست سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اقلیتوں میں سے بھی صدر، وزیراعظم اور چیف جسٹس ہونا چاہئے۔'' کی تجویز دینے سے پہلے سوچ لینا چاہئے تھا کہ بطور وزیراعظم کیا کہہ رہے ہیں؟ جناب! اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہونا ''چاہئے''، حکومت کو ملک کی جان چھوڑ دینی چاہئے، کرپشن ختم ہونی چاہئے، وزیراعظم کو اندر اور صدر کو باہر ہونا چاہئے، غریب ملک کے وزیراعظم کو مہنگے سوٹ پہنتے ہوئے شرم آنی چاہئے، مہنگائی، لوڈشیڈنگ، بیروزگاری، دہشت گردی ختم ہونی چاہئے۔ امیر غریب کا تعلیمی نظام ایک ہونا چاہئے۔ سیاست دانوں کو بھی حلال کھانا چاہئے۔ امیروں کو ٹیکس ادا کرنا چاہئے۔ ملک سے بے حیائی اور لاقانونیت کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ اقلیتوں کے حقوق کا احترام ہونا چاہئے، غریبوں کی عزت ہونی چاہئے، اسلام کا بول بالا ہونا چاہئے۔

(بشکریہ روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۸/ مارچ ۲۰۱۲ء)